JULY						
F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

سَفَلَ

پست معنا حقیر معنا

عدد	رفع (مذکر)	رفع (مؤنث)	نصب (مذکر)	نصب (مؤنث)	جر (مذکر)	جر (مؤنث)
واحد	أَسْفَلُ	سُفْلٰى	أَسْفَلَ	سُفْلٰى	أَسْفَلَ	سُفْلٰى
تثنیہ	أَسْفَلَانِ	سُفْلَيَانِ	~~أَسْفَلَيْنِ~~ أَسْفَلَيْنِ	سُفْلَيَيْنِ	أَسْفَلَيْنِ	سُفْلَيَيْنِ
جمع	أَسْفَلُوْنَ	سُفْلَيَاتٌ	أَسْفَلِيْنَ	سُفْلَيَاتٍ	أَسْفَلِيْنَ	سُفْلَيَاتٍ

كُبْرٰى

عدد	رفع (مذکر)	رفع (مؤنث)	نصب (مذکر)	نصب (مؤنث)	جر (مذکر)	جر (مؤنث)
واحد معانی	أَكْبَرُ	كُبْرٰى	أَكْبَرَ	كُبْرٰى	أَكْبَرَ	كُبْرٰى
تثنیہ معانی	أَكْبَرَانِ	كُبْرَيَانِ	أَكْبَرَيْنِ	كُبْرَيَيْنِ	أَكْبَرَيْنِ	كُبْرَيَيْنِ
جمع معانی	أَكْبَرُوْنَ / أَكَابِرُ	كُبْرَيَاتٌ	أَكْبَرِيْنَ / أَكَابِرَ	كُبْرَيَاتٍ	أَكْبَرِيْنَ / أَكَابِرَ	كُبْرَيَاتٍ

٢٦ محرم ١٤١٧ھ
THURSDAY
13
JUNE 1996

82

166

EX. NO-58.B

JUNE						
F	S	S	M	T	W	T
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30			

مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ کریں اور نشان زدہ الفاظ / مرکبات کی اعرابی حالت اور اسکی وجہ بتائیں

① وَجَعَلْنٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيْرًا

اور ہم نے تمہیں گنتی میں زیادہ کیا

أَكْثَرَ — اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ أكثر اعرابی حالت نصبی میں ہے کیونکہ یہ مفعول واقع ہو رہا ہے جَعَلْنٰكُمْ کیلئے

② فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً

أَشَدُّ قَسْوَةً۔ اسم تفضیل ہے اور عبارت میں کاف حرفِ جار کیلئے مجرور واقع ہو رہا ہے

وہ تو پتھر کے مانند ہیں بلکہ اُن سے بھی سخت

③ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَّأَوْلَادًا

أَشَدَّ قُوَّةً — اسم تفضیل ہے ثلاثی مجرد ہے اور یہ کانوا کیلئے خبر واقع ہو رہا ہے

أَكْثَرَ — اکثر واحد مذکر اسم تفضیل ہے اور اعرابی حالت منصوب ہے کیونکہ یہ خبر ہے کانوا فعل ناقص کیلئے

وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے وہ اشد / بہت زیادہ سخت تھے تم سے قوت میں اور مال اور اولاد میں بہت زیادہ تھے

JULY						
F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

حالت نصبی میں
کیلئے
زیادہ ہوں
هُدُوا بِيْ
أَعْظَمُ
اعرابی
خبر واقع
اور جہاد کیا
اپنے حال سے
کیلئے
أَشَدُّ حُبًّا
واقع ہو رہا
اللہ کی محبت
لَا وَمَا

④ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا

أَكْثَرُ: اسم تفضیل ہے اور اعرابی حالت رفعی میں ہے کیونکہ خبر واقع ہو رہا ہے أنا مبتدأ کیلئے

میں تم سے مال کے اعتبار سے زیادہ ہوں

⑤ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ

أَعْظَمُ: اسم تفضیل واحد مذکر ہے اعرابی حالت رفعی میں ہے ما قبل عبارت کیلئے خبر واقع ہو رہا ہے

وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ تعالیٰ کے راستے اپنی جانوں اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کے ہاں انکا رتبہ اعلیٰ مقام ہے

⑥ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ

أَشَدُّ حُبًّا: اسم تفضیل ہے اَشَدُّ کی اعرابی حالت ماقبل کیلئے خبر واقع ہو رہا ہے

وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سب سے زیادہ سخت ہیں

⑦ نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَّأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ

نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا

84

۲۸ محرم ۱۴۱۷ھ
SATURDAY
15
JUNE 1996

JUNE						
F	S	S	M	T	W	T
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

أَكْثَرُ : اسم تفضیل ہے اور اعرابی حالت حالتِ رفعی میں ہے کیونکہ یہ نحنُ ضمیر کیلئے خبر ہے

ہم مال اور اولاد کے اعتبار سے بہت زیادہ ہیں اور ہم عذاب دیئے جانے والے لوگ نہیں ہیں

⑧ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ
ذِكْرًا

أَشَدَّ ذِكْرًا : یہ اسم تفضیل ہے اعرابی حالت میں حالتِ نصبی میں ہے کیونکہ یہ اکی ضمیر کیلئے خبر واقع ہو رہا ہے ذکر مصدر کیلئے مفعول مطلق ہو رہا ہے

پس تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جیسا کہ تم اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ

⑨ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا
البتہ ان کیلئے بہتر ہے اور زیادہ ثابت قدم

أَشَدَّ تَثْبِيتًا : یہ اسم تفضیل ہے اعرابی حالت حالتِ نصبی میں ہے

⑩ وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَّأَشَدُّ تَنْكِيلًا
: اسم تفضیل ہے افعل کے وزن پر ہے یعنی دوسرے کی نسبت کرنے ہونے زیادہ کا معنی پایا جاتا ہے اعرابی حالت رفعی ہے
اللہ تعالیٰ بہت زیادہ تکلیف دینے والا اور بہت زیادہ سزا دینے والا ہے

⑪ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا
: اسم خبر مرفوع ہے اور مضاف الیہ واقع ہو رہا ہے نارُ کیلئے

۱۲ .. اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا
: اسم تفضیل اشد ہے مبتدأ ہے اور نفاقًا تمیز ہے اور تمیز ہمیشہ نکرہ اور منصوب ہوتا ہے

85

JULY						
F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

16 SUNDAY JUNE 1996
٢٩ محرم ١٤١٧ھ

CH-NO. 59

اسم التفضیل (حصہ دوم)

۶۲ : گذشتہ سبق میں آپ نے اسم التفضیل کی مختلف صورتیں (مذکر، مونث واحد، جمع وغیرہ) بنانے کا طریقہ سیکھ لیا ہے۔ اب اس سبق میں ہم آپ کو عبارت میں اس کے استعمال کے متعلق کچھ بتائیں گے

۶۲:۲ گذشتہ سبق کے پیراگراف ۶۱:۳ میں آپ کو بتایا گیا تھا کہ اسم التفضیل دو اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اوّل یہ کہ دو چیزوں یا اشخاص وغیرہ میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بتانے کے لئے اسے تفضیل نفسی کہتے ہیں اور یہ وہی چیز ہے جسے انگریزی میں comparative degree کہتے ہیں۔ ثانیاً یہ کہ کسی چیز کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلہ میں زیادہ بتانے کے لئے اسے تفضیل کلی کہتے ہیں اور یہ وہی ہے جس کو انگریزی میں superlative degree کہتے ہیں

۶۲:۳ اسم تفضیل کو تفضیل نفسی کے مفہوم میں استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسم التفضیل کے بعد مِنْ لگا کر اس چیز یا شخص کا ذکر کرتے ہیں جس پر موصوف کی فوقیت کی بات بتانا مقصود ہوتا ہے جیسے زَيْدٌ أَجْمَلُ مِنْ عُمَرَ (زید عمر سے زیادہ خوبصورت ہے)۔ اس جملہ میں زید مبتدا ہے اور اجمل اس کی خبر ہے یہی وجہ ہے کہ مِنْ کے ساتھ استعمال ہونے کی صورت میں اسم التفضیل نکرہ آتا ہے

۶۲:۴ اب آپ اہم بات یہ نوٹ کریں کہ مِنْ کے ساتھ استعمال ہونے کی صورت میں اسم التفضیل کا صیغہ ہر حالت میں واحد اور مذکر ہی رہے گا چاہے اس کا موصوف یعنی (مبتدا) تثنیہ یا جمع یا مونث ہی کیوں نہ ہو جیسے اَلرَّجُلَانِ أَجْمَلُ مِنْ زَيْدٍ یا عَائِشَةُ أَجْمَلُ مِنْ زَيْنَبَ۔ اَلنِّسَاءُ أَجْمَلُ مِنَ الرِّجَالِ وغیرہ

۶۲:۵ اسم التفضیل کو تفضیل کُل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں پہلا طریقہ یہ ہے کہ اسم التفضیل کو حرف باللام کر دیتے ہیں جیسے اَلرَّجُلُ الْأَفْضَلُ (سب سے زیادہ افضل مرد) نوٹ کریں کہ ایسی صورت میں اسم التفضیل اپنے موصوف کے ساتھ مل کر مرکب توصیفی بناتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسی صورت میں اسم التفضیل کی اپنے موصوف

۳۰ محرم ۱۴۱۷ھ

MONDAY 17 JUNE 1996

F	S	S	M	T	W	T
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

کے ساتھ جنس اور عدد میں مطابقت بھی ضروری ہے مثلاً: اَلْعَالِمُ الْاَفْضَلُ، اَلْعَالِمَانِ الْاَفْضَلَانِ، اَلْعَالِمُوْنَ الْاَفْضَلُوْنَ
اَلْعَالِمَةُ الْفُضْلٰی، اَلْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَیَانِ
اَلْعَالِمَاتُ الْفُضْلَیَاتُ

۶۳:۶ اسم التفضیل کو تفضیل کل یعنی کے مفہوم میں استعمال کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم التفضیل کو مضاف بنا کر لاتے ہیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہوتا ہے جن پر موصوف کی برتری ظاہر کرنی ہو۔ مثلاً: زَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہے) نوٹ کر لیں یہ اسی صورت میں یہ جملہ اسمیہ ہے۔ زید مبتدا ہے اور اَعْلَمُ النَّاسِ مرکب اضافی بن کر اس کی خبر بن رہا ہے۔

۶۳:۷ اسم التفضیل جب مضاف ہو تو جنس اور عدد کے لحاظ سے اپنے موصوف سے اس کی مطابقت اور عدم مطابقت دونوں جائز ہیں۔ مثلاً: اَلْاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ بھی درست ہے اور اَلْاَنْبِیَاءُ اَفَاضِلُ النَّاسِ یا اَلْاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُوا النَّاسِ بھی درست ہے۔ اسی طرح سے مَرْیَمُ فُضْلَی النِّسَاءِ اور مَرْیَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ دونوں درست ہیں۔

۶۳:۸ خَیْرٌ اور شَرٌّ کے الفاظ بطور اسم التفضیل مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی تفضیل بعض میں بھی جیسے اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ (الاعراف-۱۲) لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ (المائدہ-۶۰) اور تفضیل کل کے مفہوم میں بھی جیسے بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ (آل عمران-۱۵۰) كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ (آل عمران-۱۱۰) اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ (البینہ-۶) لیکن اسم التفضیل کے استعمال کے علاوہ یہ دونوں الفاظ اپنے اصل معانی (خیر - اچھا یا اچھائی) اور (شر - برا یا برائی) کے ساتھ بھی قرآن کریم میں بکثرت استعمال ہوئے ہیں بلکہ ان کی جمع کے صیغے اَخْیَار اور اَشْرَار بھی آئے ہیں۔

۶۳:۹ اسم التفضیل کے استعمال میں بعض دفعہ اس کو حذف کر دیتے ہیں جس میں موصوف کی برتری ظاہر کرنی ہوتی ہے اس طرح جملہ میں صرف اسم التفضیل ہی باقی رہ جاتا ہے

87

JULY						
F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

18 TUESDAY JUNE 1996

۱ صفر ۱۴۱۷ھ

تاہم عبارت کے سیاق و سباق کا سہارا لینے سے اسکو سمجھا جا سکتا ہے
مثلاً اللہ اکبر دراصل اللہ اکبر من کل شیء یا اللہ
اکبر من کل شیء ہے اس لئے اسکا ترجمہ اللہ سب سے بڑا
ہے کرنے کی بجائے "اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے" کر دیا جائے
زیادہ موزوں ہے۔ اسی طرح الصلح خیر (النسآء ۱۲۸) کو یوں
الصلح خیر الامور ہے یعنی صلح سب باتوں سے بہتر ہے

۶۲:۱۵ اگر ۶۱:۵ میں آپ نے پڑھا ہے کہ الوان و عیوب
کے افعال مجرد اور مزید فیہ سے اسم التفضیل نہیں
بنتا بلکہ اشد و غیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا
مصدر بطور تمیز لگا کر یہی مفہوم ظاہر کیا جاتا ہے
اسی سلسلہ میں آپ یہ بات بھی سمجھ لیں کہ بعض دفعہ
کسی فعل سے اسم التفضیل بن سکتا ہے لیکن پھر اس کی
مبالغہ کی کا کام اکثر کی قسم کے لفظ کے ساتھ اس فعل
کا مصدر بطور تمیز استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً نفع
(ف) سے اسم التفضیل انفع بن سکتا ہے لیکن اکثر نفعاً
بہت زیادہ نفع دینے والا ہے۔ اسی طرح تمیز کا استعمال قرآن کریم
میں بکثرت آیا ہے اور یہ استعمال صرف الوان و عیوب یا مزید فیہ
تک محدود نہیں ہے۔ مثلاً اکثر مالاً (زیادہ مال والا)
اشد حباً (زیادہ محبت کرنے والا بلحاظ محبت کے) احسن حدیثاً
(زیادہ بلحاظ بات کے) تمیز کے استعمال میں یہ بات بھی
بعض اوقات کے حل کرنے میں مدد دیتی ہے کہ اسم التفضیل کے ساتھ
تمیز کا استعمال کو سمجھ لینے سے آپ کو قرآن کریم کی بہت سی
عبارتوں کے سمجھنے میں مدد ملے گی

۲ صفر ۱۴۱۷ھ
WEDNESDAY 19
JUNE 1996

88

EX. NO. 59

JUNE						
F	S	S	M	T	W	T
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

① مندرجہ ذیل قرآنی عبارات کا ترجمہ کریں

(1) اور ان (کافروں) نے نکالنا ان کے رہنے والوں کو اس سے یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی چیز ہے اور فتنہ و فساد اللہ تعالیٰ کے ہاں قتل سے بھی بہت بڑی ہے

(2) اور اس سے زیادہ ظالم کون شخص ہو سکتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے روکے کہ ان مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کیا جائے

(3) اور کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اچھا ہو باعتبار رنگ کے

(4) شراب اور جوئے کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے

(5) اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو گواہی چھپائے اللہ تعالیٰ کی طرف

(6) ان میں سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے نفع کے اعتبار سے

(7) اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے باعتبار بات کے

(8) اور کون زیادہ اچھا ہے باعتبار دین کے اس شخص سے جو اپنے چہرے کو جھکا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف

(9) پس تحقیق ان لوگوں نے سوال کیا موسیٰ علیہ السلام سے اس سے بھی بہت بڑا

(10) اور تم یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ مگر اچھے طریقے سے

(11) پس اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو جھٹلائے اور ان سے اعراض کرے

JULY						
F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

20 THURSDAY JUNE 1996

۳ صفر ۱۴۱۷ھ

(12) اُس نے کہا رب میری مغفرت کر اور میرے بھائی کی مغفرت کر

(13) ہم آپ پر ایک اچھا قصہ بیان کرتے ہیں

(14) بس یہ قیامت کا معاملہ مگر پلک جھپکنے کے مقدار کے برابر یا اس سے بھی کم

٦٢

(15) اور آخرت میں بہت بڑے درجات ہیں اور بہت زیادہ فضیلتیں ہیں

٦:٦٢

(16) اور میرا بھائی ہارون وہ زبان کا فصیح ہے اختیار سے مجھ سے

(17) اور البتہ اللہ تعالیٰ کی ذکر بہت بڑی چیز ہے

(18) زمین اور آسمانوں کی پیدائش بڑی چیز ہے انسان کی پیدائش سے

(19) پس وہ عنقریب جان لیں گے کون زیادہ کمزور ہے باعتبار مددگار کے اور باعتبار عدد کے

(20) پس اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دیں گے سب سے زیادہ عذاب

٦:٦٢

٦:٦٢

JUNE						
F	S	S	M	T	W	T
		1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

اسم آلہ (اسم آلہ)

٦٣ - اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو اس چیز کو بتائے جو کسی کام کے کرنے کا ذریعہ ہو یعنی جس اوزار یا وسیلہ کے ذریعے کام کیا جائے اردو میں لفظ آلہ یعنی اوزار عام مستعمل ہے

٦٣.٢ اسم آلہ کے تین اوزان استعمال ہوتے ہیں مِفْعَل، مِفْعَلَۃ اور مِفْعَال۔ نوٹ کریں کہ تینوں اوزان میں میم مکسور ہے کسی ایک فعل سے اسم آلہ تینوں وزن پر بن سکتا ہے تاہم اہل زبان ان میں سے کسی ایک وزن پر بننے والا لفظ زیادہ استعمال کرتے ہیں مثلاً فعل نَشَرَ (ن) کے ایک معنی "لکڑی کو چیرنا" ہوتے ہیں اس سے اسم آلہ مِنْشَرٌ، مِنْشَرَۃٌ اور مِنْشَارٌ (چیرنے کا آلہ یعنی آری) بن سکتا ہے تاہم مِنْشَارٌ زیادہ مستعمل ہے اسی طرح ایک فعل بَرَدَ (ن) ہے جس کے ایک معنی لوہے وغیرہ کو چھیل کر برادہ بنانا ہیں) اس سے اسم آلہ مِبْرَدٌ، مِبْرَدَۃٌ اور مِبْرَادٌ بن سکتے ہیں لیکن مِبْرَدٌ (ریتی) زیادہ مستعمل ہے۔ سَخُنَ (ک) پانی وغیرہ کا گرم ہونا ہے اسم آلہ مِسْخَنٌ، مِسْخَنَۃٌ اور مِسْخَانٌ بن سکتے ہیں لیکن مِسْخَنَۃٌ (واٹر ہیٹر) زیادہ مستعمل ہے

٦٣.٣ اسم آلہ لازمی اور متعدی دونوں طرح کے فعل سے بن سکتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے لیکن یہ فعل زیادہ تر فعل متعدی سے ہی آتا ہے البتہ یہ نوٹ کر لیں کہ اسم آلہ صرف فعل ثلاثی مجرد سے ہی بن سکتا ہے مزید فیہ سے نہیں بنتا اگر [illegible] ہو تو لفظ آلہ یا اسکے ہم معنی لفظ کو بطور مضاف لا کر متعلقہ فعل کے مصدر کو اسکا مضاف الیہ کر دیتے ہیں جیسا کہ آلۃ الاِتصال

٦٣.٤ اسم آلہ کے اوزان سے تثنیہ تو حسب قاعدہ بنتا ہے اور [illegible] یعنی مِفْعَلَانِ اور مِفْعَلَیْنِ اور مِفْعَلَتَانِ اور مِفْعَلَتَیْنِ البتہ ان کی جمع مکسر آتی ہے۔ مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَۃٌ دونوں کی جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے اور مِفْعَالٌ کی جمع مَفَاعِیْلُ کے وزن

JULY						
F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

...ہ کی جمع ہے دونوں
...شتری دونوں کی
...مثنا [illegible]

...پڑھا تھا اور یہی وزن
...لے میں عبارت
...ثلاً منشار
...عملاً [illegible]
...کرنے والا [illegible]
...وہاں یہ لفظ میں

...کا مفہوم [illegible]
...ی زبان میں
...میں مثلاً
...قلم [illegible]
...سکٹ [illegible]
...ان میں سے کسی

...میں ہو [illegible]
...مثلاً [illegible]
...کے وزن پر آتی
...آلہ کے وزن
...مفہوم میں
...ۃ، [illegible]

پر آتی ہے۔ امید ہے کہ آپ نے نوٹ کر لیا ہوگا کہ اسم آلہ کی جمع کے دونوں
وزن غیر منصرف ہیں۔ اسی طرح مِنشَر یا مِنشَرۃ دونوں کی
جمع مَناشِر آتی ہے اور مِنشار کی جمع مَناشیر
آتی ہے

63:5 آپ نے اسم مبالغہ کا ایک وزن مِفعال بھی پڑھا تھا اور یہی وزن
اسم آلہ کا بھی ہے۔ ایسے الفاظ کا معنی متعین کرنے میں عبارت
کے سیاق و سباق اور قرینہ سے مدد لی جاتی ہے مثلاً مِنشار کو
کے معنی آری بھی ہو سکتے ہیں اور نشر (یعنی پھیلانا) سے
مِنشار کا مطلب ہے زیادہ نشر و اشاعت کرنے والا بھی
ہو سکتا ہے عبارت کا سیاق و سباق بتائے گا کہ وہاں یہ لفظ کس
مفہوم میں آیا ہے

63:6 یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر نام جو کسی آلہ کا مفہوم دینے
والا ہو لفظ مذکورہ اوزان پر استعمال ہو۔ بلکہ عربی زبان میں
بعض آلات کیلئے خاص الفاظ مقرر اور مستعمل ہیں مثلاً
قُفل (تالا) سِکّین (چھری) سَیف (تلوار)، قَلَم، منبرہ
تاہم اس قسم کے الفاظ کو ہم اسم آلہ میں شمار کر سکتے ہیں
اسم آلہ وہی اسم مشتق ہے جو مذکورہ اوزان میں سے کسی
وزن پر بنایا گیا ہو

63:7 استثنائی طور پر چند اسم آلہ ایسے بھی ہیں جو کہ خلافِ
قیاس مُفعُل اور مُفعُلة کے وزن پر آتے ہیں مثلاً مُنخُل
چھلنی، مُکحُلة (سرمہ دانی) ان کی جمع بھی مَفاعِل کے وزن پر آتی
ہے ایسے الفاظ بہت شاذ ہیں اسی طرح فَعّالة کے وزن
پر آنے والے بعض الفاظ بھی اسم آلہ کے مفہوم میں
استعمال ہوتے ہیں مثلاً نَقّارة، کرّاجة، ثلاجة،
سَمّاعة (ٹیلی فون کا ریسیور) وغیرہ

92

٦ صفر ١٤١٧ھ
SUNDAY 23
JUNE 1996

JUNE						
F	S	S	M	T	W	T
		1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

EX.NO.60

مشق: مندرجہ ذیل اسمائے آلات کا مادہ بتائیے اور اسی ڈکشنری
میں بھی دیکھو پھر اس کے معنی یا مطلب لکھیے جس
سے متعلق اسم آلہ بنایا گیا ہے

(1) مِنْسَجٌ کپڑا بننے کی کھڈی مادہ اسکا ہے
نَسَجَ يَنْسُجُ (ن) نَسَجَ يَنْسِجُ (ض)
یعنی دونوں سے استعمال ہوتی ہے کپڑا بننا۔
اس سے اسم آلہ بنا مِنْسَجٌ کپڑا بننے کی کھڈی

(2) مِغْفَرٌ مادہ ہے غَفَرَ يَغْفِرُ اسی
سے مِغْفَرٌ اسم آلہ ہے

(3) مِثْقَبٌ سوراخ کرنا یا Drilling machine
مادہ اسکا ہے ثَقَبَ ہے از باب ثَقَبَ يَثْقُبُ (ن)
از باب نَصَرَ يَنْصُرُ مِثْقَبٌ اسم آلہ ہے

(4) مِدْفَعٌ توپ
مادہ اسکا ہے دَفَعَ از باب دَفَعَ يَدْفَعُ فتح ف ذکر
اسی سے اسم آلہ ہے مِدْفَعٌ

(5) مِنْجَلٌ درانتی۔ نَجَلَ مادہ ہے از باب
نَجَلَ يَنْجِلُ ض اس سے مِنْجَلٌ اسم آلہ ہے

(6) مِسْطَرٌ پیمانہ مادہ اسکا ہے سَطَرَ
از باب سَطَرَ يَسْطُرُ اسی باب

۶۳ اسم آلہ
کرنے کا ذریعہ
اردو میں لفظ آ
۱۳۰۲ اسم آلہ
اور مِفْعَالٌ
کی ایک مثال
اہل زبان ان میں
جیسے مِثالٌ فعل
اس سے اسم آ
یعنی آری بنا
ایک فعل ہے
بنا مایہ اس
سینے میں
لہائی
اور مِسْمَا
مستعمل ہے
۱۳۰۳
سیناپے جیسا
زیادہ تر
کرتیں
ہے قرید
ما سینے سی
خصوصاً وہ اسما
۱۳۰۴ اسم آلہ
اور زبن
اور مَنْخُلٌ
کلمہ ... آئی ہے
... اسم آلہ

اَلْمِسْطَرُ وَالْمِسْطَرُ لکیروں کے کھینچنے کا آلہ
مصباح اللغات صفحہ 376

⑦ مِکْنَسَۃٌ ۔ جھاڑو
مادہ اسکا ہے کَنَسَ ہے اسکا معنی ہے جھاڑو
جھاڑو دینا ہے از باب کَنَسَ یَکْنُسُ (ن) اسی
باب سے ہے مِکْنَسَۃٌ اسم آلہ ہے

⑧ مِلْعَقَۃٌ ۔ چمچہ مادہ ہے لَعِقَ چاٹنا
لَعِقَ یَلْعَقُ (س) اسی سے اسم آلہ ہے
مِلْعَقَۃٌ چمچہ

⑨ مِنْشَفَۃٌ ۔ تولیہ مادہ اسکا ہے نَشَفَ
پونچھنا ، از باب نَشَفَ یَنْشِفُ ، اسی سے ہے اسم آلہ
مِنْشَفَۃٌ ... رومال ، تولیہ مصباح اللغات ص 877

⑩ مِطْرَقَۃٌ ہراد مشین مادہ اسکا ہے
پیٹنا - طَرَقَ یَطْرُقُ اسم آلہ ہے مِطْرَقَۃٌ

⑪ مِغْرَفَۃٌ ڈونگا ۔ مادہ اسکا ہے غَرَفَ (چلو)
از باب غَرَفَ یَغْرِفُ (ض) اس سے اسم آلہ ہے

⑫ مِفْتَاحٌ ۔ کنجی مادہ اسکا ہے فَتَحَ کھولنا
از باب فَتَحَ یَفْتَحُ ف اس باب سے اسم آلہ مفتاح

⑬ مِنْظَارٌ (دوربین) مادہ ہے نَظَرَ یَنْظُرُ
اسی باب سے مِنظار اسم آلہ ہے

⑭ مِقْرَاضٌ قینچی مادہ اسکا قَرَضَ ہے
کاٹنا از باب قَرَضَ یَقْرِضُ (ض)

⑮ مِنْفَاخٌ ہوا بھرنے کا پمپ
نَفَخَ یَنْفُخُ . پھونکنا ، اس سے اسم آلہ ہوا مِنْفاخ
مِصْباحٌ چراغ فتح یفتح

CH. NO. 61

غیر صحیح افعال

حصہ اول

تعارف

٦٤:١ آنے والے اسباق میں عربی زبان کے حروف ابجد اور ان کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے اس لیے اس سبق میں ان سے متعلق کچھ ضروری باتیں آپ کو سمجھانی ہیں گی۔ اگر چہ ان کا کچھ حصہ آپ پہلے ہی پڑھ چکے ہیں تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پہلے حروف تہجی سے متعلق کچھ اصطلاحات اور تعریفات کا دوبارہ ذکر کیا جائے تاکہ غیر صحیح افعال کے متعلق اگلے اسباق سمجھنے میں آپ کو آسانی رہے

٦٤:٢ عربی کے حروف ابجد کی ابتدا ہمزہ سے ہوتی ہے جس کے املاء کے خصوصی قواعد ہیں۔ بہر حال اس کی عام شکل ء ہے اسی طرح لکھنے والے کے علاوہ یہ عموماً الف یا واؤ اور یاء پر لکھا جاتا ہے یعنی اسی طرح ا۔و۔ی

٦٤:٣ عربی کے کل 28 حروف ابجد کی ایک تقسیم پڑھ چکے ہیں اور وہ یہ ہے ان میں سے ١٤ حروف شمسی اور ١٤ حروف قمری ہیں ان کی ایک اور تقسیم یہ بھی ہیں اور وہ یہ ہے ان میں سے ا۔و۔ی کو حروف علت کہتے ہیں جبکہ باقی تمام حروف صحیح کہلاتے ہیں۔ چونکہ عربی میں بیماری کو علت کہتے ہیں اور ان حروف کو حروف علت اس لیے کہتے ہیں کہ اسماء اور افعال کی بناوٹ میں ان کو بیماری لاحق ہو جاتی ہے اس بیماری سے مراد یہ ہے کہ ان کی نطق کے مادہ میں اگر کوئی حروف علت ہو تو بعض اوقات ہمیشہ نہیں ہے۔ اپنے صحیح وزن کے مطابق استعمال نہیں ہوتے ہیں مثلاً لفظ قال کا مادہ ق و ل ہے اسکا باب نصر یعنی فعل کے وزن پر قَوَلَ ہونا چاہئے لیکن استعمال قال ہوتا ہے (۱) وجہ یہ ہے کہ جن افعال کے مادے میں کوئی حرف علت ہو ان کی وجہ سے وہ بعض اوقات اپنے وزن کے مطابق صحیح وزن کے مطابق استعمال نہیں ہوتے۔ انہیں غیر صحیح افعال کہا جاتا ہے

JUNE						
S	S	M	T	W	T	
1	2	3	4	5	6	
8	9	10	11	12	13	
15	16	17	18	19	20	
22	23	24	25	26	27	
29	30					

JULY						
F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

26 WEDNESDAY JUNE 1996 — ۹ صفر ۱۴۱۷ھ

95 ہمزہ، الف "حرف" سمجھیں

۹۵:۴ ابھی آپ کو بتایا گیا ہے کہ الف عربی کے حروف ابجد کی تعداد سے خارج ہے۔ اسے شامل کرنے کو عربی کے حروف ابجد کی تعداد ۲۹ ہو جاتی ہے۔ بعض نحویوں نے حروف علت ا و ی تین حروف بتائے ہیں جبکہ ہمزہ حروف علت میں شامل نہیں ہے۔ (یہ حرف صحیح ہے۔) تو اسے مشابہ حروف علت کہا جا سکتا ہے۔ اس اختلاف کو سمجھانے کے لیے الف اور ہمزہ کا فرق بتانا ضروری ہے۔

۹۵:۵ عربی میں "ہمزہ" اور "الف" دو مختلف چیزیں ہیں۔ ان میں جو نمایاں (فرق) ہے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

(i) ہمزہ پر کوئی حرکت یعنی ضمہ، فتحہ، کسرہ یا سکون میں سے کوئی ایک علامت ضرور ہوتی ہے یہ خالی نہیں ہوتا ہے۔ جبکہ الف پر کوئی حرکت یا سکون بھی نہیں آتی ہے اور یہ ہمیشہ خالی ہوتا ہے۔ الف تو صرف اپنے ماقبل مفتوح حرف کو کھینچنے کا کام دیتا ہے، جیسے جا سے با

(ii) ہمزہ کسی لفظ کے ابتدا میں بھی آتا ہے، درمیان میں بھی اور آخر میں بھی جبکہ الف کسی لفظ کے ابتدا میں کبھی نہیں آتا ہے بلکہ یہ ہمیشہ کسی حرف کے بعد ہی آتا ہے۔ آپ کو اسماء، احمد، اکبر وغیرہ کی قسم کے الفاظ میں شروع میں جو "الف" نظر آتا ہے یہ درحقیقت الف نہیں ہے بلکہ ہمزہ ہے جبکہ انہی الفاظ کے حروف س اور ھ کے بعد الف ہے ہمزہ نہیں ہے

(iii) ہمزہ کے ماقبل حرف پر حرکات ثلاثہ یا سکون میں سے کوئی بھی آسکتا ہے جبکہ الف کے ماقبل حرف پر ہمیشہ فتحہ آتی ہے۔ الف اور ہمزہ کے فرق کو آپ نے اگر سمجھ لیا ہے تو یہ بھی نوٹ کر لیں کہ بلحاظ استعمال الف اور ہمزہ کی دو دو قسمیں ہیں۔ ان کو بھی سمجھ لیں

۹۵:۶ الف یا تو ممدودہ ہوتا ہے یا مقصورہ۔ الف ممدودہ وہ الف ہے جو ذرا زیادہ کھینچ کر پڑھا جاتا ہے اور الف ممدودہ کے بعد یا تو ہمزہ ہوتا ہے یا پھر ہمزہ کے بجائے کوئی ساکن یا مشدد حرف ہوتا ہے جیسے اَلسَّمَاءُ، اَلضَّآلِّیْنَ وغیرہ۔ جبکہ الف مقصورہ وہ الف ہے جو زیادہ کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا جیسے قَالَ، دَعَا وغیرہ

۹۵:۷ ہمزہ کی بھی دو قسمیں ہیں، "ہمزۃ الوصل" اور "ہمزۃ القطع"

ہمزۃ الوصل: وہ ہمزہ ہے جس کے لیے کوئی سابق حرف آتا ہے اگر اس سے قبل کوئی متحرک حرف آ جائے تو پھر متحرک حرف سابق حرف سے ملا کر پڑھا جاتا ہے اور ہمزۃ الوصل ساکن (صامت silent) ہو جاتا ہے بلکہ بعض دفعہ

F	S	S	M	T	W	T
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

لکھنے میں گر جاتا ہے جیسے وَالْقَمَرِ اور لِلْمُتَّقِيْنَ جو دراصل
لِ الْمُتَّقِيْنَ تھا اسی طرح باسمہ اور بِسْمِ اللّٰهِ جو دراصل بِ اسْمِ اللّٰهِ
تھا جبکہ همزة القطع وہ همزہ ہے جو ماقبل حرف سے ملا
کر پڑھنے میں حذف نہیں ہوتا بلکہ اپنی حرکت کے ساتھ پڑھا جاتا
ہے جیسے فَاقْبَلْ ، فَاكْرِمْ ، وغیرہ ، همزة الوصل اور همزة القطع
کے متعلق کچھ اجمالاً بیان کیا آپ اسی کتاب کے حصہ اول اور حصہ
دوم میں پڑھ چکے ہیں اب مزید وضاحت کے طور پر چند امور
ذہن نشین کر لیں

٦٥:٨ همزة الوصل جن مقامات پر آتا ہے انہیں نوٹ کر لیں (i) لام تعریف
کے شروع میں (ii) مثلاً ثلاثی مجرد کے صیغہ امر کے شروع میں (iii) ثلاثی
مزید فیہ اور رباعی مزید فیہ کے همزہ سے شروع ہونے والے افعال کے
مصدر ، ماضی اور فعل امر کے صیغوں میں ، سوائے باب افعال کے (iv)
عربی کے دس کے قریب اسماء کے شروع میں بھی همزة الوصل آتا ہے
ان میں سے زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ جو قرآن مجید میں بھی آئے ہیں
یہ ہیں ابْنٌ ، ابْنَةٌ ، اسْمٌ ، امْرَأَةٌ ، مع دیگر ، امْرُؤٌ ، وغیرہ
اثْنَانِ ، اور اثْنَتَانِ (دو) یہ بھی نوٹ کر لیں کہ لام تعریف کے علاوہ
همزة الوصل مکسور یا مضموم ہوتا ہے مفتوح نہیں ہوتا

٦٥:٩ همزة القطع جن مقامات پر آتا ہے اب انہیں بھی نوٹ کر لیں
(i) اصلی همزہ یعنی جو مادہ کا جزو ہو ، الف کسی مادہ کا جزو نہیں ہوتا
(ii) واحد متکلم کا تمام مضارع کے صیغوں کا همزہ (iii) جمع مکسر کے
اوزان میں آنے والا همزہ جیسے أَتْرَابٌ ، أَشْيَاءُ ، وغیرہ
(iv) افعل التفضیل یا الوان و عیوب کا ابتدائی همزہ جیسے أَفْضَلُ ، أَحْمَرُ
وغیرہ (v) باب افعال کے مصدر ماضی اور امر کا همزہ (vi) همزة الوصل
میں بیان کردہ مذکورہ اسماء کے سوا تمام کے شروع میں آنے والا همزہ
القطع ہوتا ہے جیسے أُمٌّ ، أَبٌ ، أُخْتٌ وغیرہ (vii) حروف کے
شروع میں آنے والا همزہ بھی همزة القطع ہوتا ہے جیسے
إِلَى ، إِنَّ ، إِذَنْ وغیرہ ۔ صحیح عربی املاء کا طریقہ یہ ہے کہ
جہاں همزة القطع ہو وہاں علامت قطع (ء) ضرور ڈالنی چاہیے
جبکہ همزة الوصل پر کسی علامت کی ضرورت نہیں البتہ
عرب ممالک کے قرآن مجید میں همزة الوصل کے اوپر علامت
وصل (ص) ڈالتے ہیں

JULY

F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

حروف علت

٩٤:١٠ آپ کو بتایا گیا تھا کہ "ا و ی" حروف علت ہیں۔ ان میں سے الف پر کبھی کوئی حرکت نہیں آتی، اس لیے یہ حرف ابجد سے خارج ہے۔ تینوں حروف علت میں اشتراک کر اس لیے کیا جاتا ہے کہ "و" اور "ی" اکثر بدل کر الف کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ہمزہ حرکات لینے کے لحاظ سے تو حروف علت دو ہی ہیں "و" اور "ی"

٩٤:١١ کسی حرف پر دی گئی حرکت کو ذرا کھینچ کر پڑھنے کے لیے ہی حروف علت ا و ی استعمال ہوتے ہیں جیسے ک سے کا، ب سے بی اور ب سے بُو۔ چونکہ فتحہ کو کھینچنے سے "ا"، ضمہ کے کھینچنے سے "و" اور کسرہ کو کھینچنے سے "ی" پیدا ہوتی ہے اس لیے فتحہ کو الف کے، ضمہ کو "و" اور کسرہ کو "ی" کے موافق حرکت کہا جاتا ہے

٩٤:١٢ عام طور پر دنیا کی بیشتر زبانوں میں ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کے تلفظ میں اہل زبان کچھ ثقل یا دشواری یا گرانی محسوس کرتے ہیں اور لفظ کو تھوڑا سا بدل کر لکھتے اور بولتے ہیں۔ انگریزی میں اسکی مثال cannot کو can't اور and کو 'n' پڑھنا ہے۔ عربی میں ایسے الفاظ کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے جنہیں اہل زبان تبدیل کر کے بولتے اور لکھتے ہیں ماہرین علم الصرف نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ یہ اجمالی (صورتیں) تبدیلیاں تین قسم کی ہوتی ہیں، اگرچہ ہر ایک قسم کی پھر متعدد صورتیں ہوتی ہیں جو ہم اگلے اسباق میں پڑھیں گے، فی الحال تین قسموں کی تعریف سمجھ لیں

(۱) تخفیف کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ کو حذف کر دینا یا اسے کسی حرف علت میں بدل دینا

(۲) ادغام یہ ہے کہ دو ہم جنس یا ہم مخرج حروف کو باہم ملا کر پڑھنا جس سے تشدید پیدا ہوتی ہے۔ جیسے حبب سے حبّ وغیرہ

(۳) تعلیل یہ ہے کہ کسی حرف علت کو حذف کر دینا یا دوسرے حرف علت سے بدل دینا۔ یعنی ماقبل کی حرکت کے موافق کر دینا یا ماقبل کی حرکت کو اسکے موافق کر دینا وغیرہ

ماہرین علم الصرف نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ مذکورہ تبدیلیاں کچھ قواعد و ضوابط کے تحت ہوتی ہیں۔ اگلے اسباق میں ہمیں انہی اسباق کو سمجھنا ہے لیکن اس سے قبل غیر صحیح الفاظ کی اقسام سمجھ لیں تو پھر مذکورہ قواعد کو سمجھنے میں آسانی ہوگی

١٢ صفر ١٤١٧ھ
SATURDAY
JUNE 1996
29

98

182

JUNE						
F	S	S	M	T	W	T
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

غیر صحیح افعال (حصہ دوم)

اقسام

٦٥ عربی میں فعل کی تقسیم کئی لحاظ سے کی گئی ہے مثلاً (i) بلحاظ زمانہ فعل دو قسم کا ہوتا ہے یعنی فعل ماضی اور فعل مضارع (ii) بلحاظ تعداد حروف یعنی اصل مادہ کے حروف کی تعداد کے لحاظ سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں تین حرفی مادے والے افعال ثلاثی اور چار حرفی مادے والے رباعی کہلاتے ہیں پھر مادے کے علاوہ میں اضافی حروف کے شامل ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے ہر ایک کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ (iii) اسی طرح فعل معروف و مجہول اور فعل لازم و فعل متعدی

٦٥:٢ مادہ کے حروف کی نوعیت کے لحاظ سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں صحیح اور معتل۔ صحیح وہ فعل ہے جس کے اصل مادہ میں کوئی حرف علت نہ ہو۔ ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ الف کبھی مادہ میں نہیں آتا ہے۔ اس لیے معتل فعل وہ ہے جس کے اصل مادہ میں "و" یا "ی" موجود ہو

٦٥:٣ پھر فعل صحیح کی بھی دو قسمیں ہیں۔ صحیح سالم اور صحیح غیر سالم۔ صحیح سالم وہ فعل ہے جس کے مادہ میں نہ کوئی ہمزہ ہو اور نہ ہی ایک حرف دوبارہ آئے اور فعل صحیح غیر سالم وہ ہے جس کے اصل مادہ میں یا تو ہمزہ آ جائے یا ایک حرف دوبارہ آ جائے جیسے قَرَءَ یا قَصَصَ۔

٦٥:٤ پھر فعل صحیح غیر سالم کی بھی دو قسمیں ہیں مہموز اور مضاعف۔ مہموز وہ فعل ہے جس کے مادہ میں کہیں ہمزہ ہو جبکہ مضاعف وہ فعل ہے جس کے مادہ میں ایک حرف دو مرتبہ آتا ہو۔ یہ بات نوٹ کر لیں کہ مضاعف میں عموماً عین کلمہ اور لام کلمہ میں ایک حرف کی تکرار ہوتی ہے جیسے فَلَّ (ف-ل-ل) مَدَّ (م د د) وغیرہ۔ فا اور عین کلمہ کی جگہ ایک ہی حرف کی تکرار بہت کم ہوتی ہے۔ جیسے ببر (ب ب ر)۔ اسی طرح فا اور لام کلمہ کی جگہ بھی ایک ہی حرف کی تکرار بہت کم ہوتی ہے۔ جیسے قلق ہے جیسے

٦٥:٥ مادہ میں حرف علت کی پوزیشن کے اعتبار سے معتل کی چار قسمیں ہو جاتی ہیں (i) مثال (ii) اجوف (iii) ناقص (iv) لفیف۔ مثال وہ فعل معتل ہے جس کے فاء کلمہ کی جگہ کوئی حرف علت ہو جیسے وَعَدَ۔ اجوف میں زیادہ واقع حرف علت عین کلمہ کی جگہ ہوتا ہے جیسے بَیَعَ اور ناقص میں لام کلمہ کی جگہ جیسے رَمٰی/ لفیف اس فعل کو کہتے ہیں جس کے مادہ میں دو حرف علت آ جائیں جیسے

۶۵ عربی
فعل دو قسم کا
یعنی اصل مادہ
سہ حرفی مادے
میں بلحاظ
لحاظ سے چار
اور رباعی مجرد
فعل لازم و
۶۵:۲ مادہ
اور معتل
ہم آپ کو
فعل وہی ہے
۶۵:۳ مجرد
صحیح سالم و
دوبارہ آئے
ہمزہ آجائے
۶۵:۴
مضاعف
مضاعف کہتے
ثلاثی میں
کی تکرار ہوتی
فا اور عین
پھر اشتر
۶۵:۵ مادہ
چار قسمیں
مثال دو
وعد ـ اجو
جیسے
اس فعل کو

۶۵:۶ ذیل کے نقشے میں آپ مذکورہ اقسام کو بیک نظر آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں۔ رؤی اور وقی

فعل کی تقسیم

بلحاظ نوعیت حروف مادہ

۶۵:۷

- فعل صحیح (و ی ×)
  - سالم (ء) ذبل
  - غیر سالم
    - مہموز (ء) (سَئَلَ)
    - مضاعف (ذبل) ضلل
- فعل معتل (وی)
  - مثال (وَعَدَ)
  - اجوف (قَوَلَ)
  - ناقص (رَمَیَ)
  - لفیف (وَقَیَ)

۶۵:۷ مذکورہ اقسام کی ذیلی تقسیمات کو اگر نظر انداز کر دیا جائے تو ان کی مندرجہ ذیل سات اقسام بنتی ہیں

(i) صحیح :- جس کے مادے کے تمام حروف صحیح ہوں جیسے ضرب

(ii) مہموز :- جس کے مادے میں کسی جگہ ہمزہ آئے جیسے سَئَلَ

(iii) مضاعف :- جس کے مادے میں کوئی حرف دو مرتبہ آئے جیسے ضلل

(iv) مثال :- جس کے مادہ میں فا کلمہ کی جگہ حرف علت آئے وعد

(v) اجوف :- جس کے مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حروف علت آئے قول فا ل

(vi) ناقص :- جس کے مادے میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت آئے۔ رمی

(vii) لفیف :- جس کے مادے میں حرف علت دو مرتبہ آئے جیسے وقی

۶۵:۸ بعض کتابوں میں فعل صحیح اسے کہا گیا ہے کہ جس کے مادہ میں (i) ہمزہ نہ ہو (ii) کوئی حرف دو بار نہ آیا ہو (iii) اور کوئی حرف علت نہ ہو۔ اس تعریف کے مطابق مہموز اور مضاعف بھی فعل غیر صحیح میں شمار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر حروف صحیح اور حروف علت کی بنیاد پر تقسیم کی جائے

JULY						
F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

تو مہموز اور مضاعف کو فعل صحیح میں شمار کیا جاتا ہے تاہم چونکہ یہ بھی تبدیلیوں کی زد میں آتے ہیں اس لیے ان کو فعل صحیح غیر سالم کہا گیا ہے یعنی بلحاظ حروف یہ صحیح ہیں جبکہ بلحاظ تبدیلی یہ غیر سالم ہیں

ف: ۶۵ اب ایک اہم بات یہ نوٹ کریں کہ اب تک مادے کے حروف کی جو بات ہوئی ہے اسکی بنیاد فاء، عین اور لام کلمہ پر ہے۔ اس لیے کسی لفظ میں اگر فا، عین، اور لام کلمہ کے علاوہ کسی جگہ ہمزہ یا حرف علت آ جائے تو اسکی وجہ سے وہ لفظ مہموز یا معتل شمار نہیں کیا جائے گا جیسے باب اِفتعال کا پہلا صیغہ اِفتَعَلَ ہے۔ اس کا ہمزہ، ف، ع اور ل کلمہ کی جگہ نہیں ہے۔ اس لیے صحیح حروف کے مادہ سے جتنے الفاظ اس وزن پر ہیں سب وہ مہموز نہیں ہوں گے مثلاً اَدْخَلَ، اَکْرَمَ، اَفْرَحَ وغیرہ مہموز نہیں ہیں۔ اسی طرح ماضی معروف میں جمع مذکر غائب کیلئے تثنیہ اور جمع کے صیغوں کا وزن فَعَلَا اور فَعَلُوا ہے۔ ان میں الف اور واؤ ہیں۔ لیکن یہ بھی ف، ع، اور ل کے علاوہ ہیں۔ اس لیے صحیح حروف کے مادے سے جتنے الفاظ ان اوزان پر ہیں گے وہ معتل نہیں ہوں گے باب تفعیل اور تفعل میں عین کلمہ پر تشدید آنے کی وجہ سے وہ مضاعف نہیں ہو جاتے۔ اس لیے کہ وہاں عین کلمہ کی ہی تکرار ہوتی ہے

ف: ۶۵:۱ خیال رہے کہ یہ امتیازات بعض اوقات باہم متداخل overlapped بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً کوئی مادہ بیک وقت مہموز بھی ہو سکتا ہے اور مضاعف بھی جیسے ا ز ز یا کوئی مادہ مہموز بھی ہو سکتا ہے اور ساتھ ہی معتل بھی جیسے ا ت ی ایسے الفاظ پر بعض دفعہ دو طرح کے قاعدوں کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ اس لیے صرف کی بعض کتابوں میں سب سے پہلے معتل پر بات کی جاتی ہے کیونکہ اس میں زیادہ قواعد بیان ہوئے ہیں، اس کے بعد مضاعف اور آخر میں مہموز پر بات کرتے ہیں گویا زیادہ مشکل سے آسان کی طرف چلتے ہیں لیکن ہم نے ان لوگوں کی پیروی کی ہے جو آسان سے مشکل کی طرف گئے ہیں یعنی ہم پہلے مہموز، پھر مضاعف اور پھر معتل پر بات کریں گے۔ معتل کی تینوں اقسام کے قواعد بیان کرنے کے بعد ہم متداخل مادوں کے بارے میں بھی کچھ بات کریں گے